سوال

رانہیں(88)نا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مساجد، قبے، گنبد بنانا اورانہیں پختہ کرنے کے متعلق وضاحت کریں کہ قرآن وسنت میں اس کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبروں پر مساجد تعمیر کرنا اورانہیں گنبد بنانا اورانہیں پختہ کرنا ازروائے شرعیت ممنوع وحرام ہے ۔ قبروں کو مسجد بنانے کا معنی یہ ہے کہ قبروں کو سجدہ کرنا یا قبروں کی طرف منہ کر کے عبادت کرنا انہیں قبلہ سمجھنا ہے امام ابن حجر ہیثمی اپنی کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر [illegible] اتخاذ القبر مسجدا معناہ الصلاۃ علیہ اَا

ود والنصاری اتخذوہ قبور أنبیائہم مساجد-قالت : فلولا ذلک لأبرز قبرہ ولکنہ خشی ان یتخذ مسجدا))

خاری ۱۹۸،۱۵۶/۳-۱۴۱/مسلم ۲/۲۷، مسند احمد، ۸۰، ۱۲۱، ۶/۶۵۵)

اس طرح ایک حدیث میں آتا ہے کہ :

((أولئک إذامات فیھم الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجدا ثم صورہ فیہ تلک الصور أولائک شرار الخلق عند اللہ یوم القیامۃ))

''جب ان (یہودیوں اورعیسائیوں میں سے کوئی نیک آدمی فوت ہوجاتا ہے تو یہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بنالیتے تھے اس کے بعد نیک لوگوں کی تصویریں بنا کر اس میں لٹکا دیتے تھے یہی وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن اللہ کے ہاں بدترین مخلوق سمجھے جائیں گے ۔''

(بخاری 1/416. مسلم 2/115, بیہقی 4/80. مصنف ابن سیبہ 4/140)

س حدیث سے معلوم ہوا کہ علماء، صلحا، شہداء اور نیک لوگوں کی قبروں پر مسجدیں تعمیر کرنا یہود ونصاریٰ کا کام ہے ۔

اور جو لوگ بزرگوں کی قربوں پر مساجد تعمیر کر کے وہاں عبادت کرتے ہیں ان کے تقرب کے حصول کیلئے نذر ونیاز تقسیم کرتے ہیں ۔ انہی مشکل کشا وحاجد روا سمجھتے ہیں یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے ہاں بدترین مخلوق ٹھریں گے ۔

ِوں کو پختہ بنانے اوران پر گنبد تعمیر کے کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث ہے جسے سیدنا جابر روایت کرتے ہیں کہ :

((نہی رسول اللہ صلیاللہ علیہ وسلم أن یجصص القبر وأن یقعد علیہ وأن یبنی علیہ .))

مسلم ۳/۶۲)ترمذی ۱۵۵/۲، مسند احمد ۹ [illegible] ابوداؤد ۳/۲۱۶)

ے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج 1

محدث فتویٰ